بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*

**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

## حضرت مسطح غزوہ بدر سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے، ان کا ایک بڑا مقام تھا اللہ تعالیٰ نے ان کا انجام بخیر کیا اور اس مقام کو قائم رکھا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 ردسمبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صحابہ کے ذکر میں سے آج حضرت مسطح بن اثاثہ کا ذکر ہوگا۔ ان کا نام عوف اور لقب مسطح تھا ان کی والدہ حضرت ام مسطح سلمٰی بن صخر تھیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی خالہ ریطا بنت صخر کی بیٹی تھیں۔ حضرت مسطح غزوہ بدر سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ ہجرت کے آٹھ مہینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارث کو ساٹھ یا ایک روایت کے مطابق اسّی سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارث کیلئے ایک سفید رنگ کا پرچم باندھا جسے مسطح بن اثاثہ نے اٹھایا۔ اس سریہ کا مطلب یہ تھا کہ قریش کے تجارتی قافلے کو راہ میں روک لیا جائے۔ قریش کے قافلے کا امیر ابوسفیان تھا اس قافلے میں 200 آدمی تھے صحابہ کی جماعت نے رابق وادی پر اس قافلے کو جالیا۔ یہ قافلہ صرف تجارتی قافلہ نہیں تھا بلکہ جنگی سامان سے لیس بھی تھا اور جو آمد ہونی تھی اس قافلے کی وہ بھی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال ہونی تھی کیونکہ واقعات سے پتا لگتا ہے کہ وہ پوری طرح سے تیار تھے۔ بہرحال یہ لوگ جب گئے تو دونوں فریق کے درمیان تیراندازی کے علاوہ کوئی مقابلہ نہیں ہوا اور لڑائی کیلئے باقاعدہ صف بندی بھی نہیں ہوئی۔ اس موقع پر حضرت مقداد بن اسود اور حضرت عیینہ بن غزوان موقع دیکھ کر مشرکوں کی جماعت سے نکل کر مسلمانوں میں آ ملے کیونکہ ان دونوں نے اسلام قبول کیا ہوا تھا۔ مشرکین پر مسلمانوں کا اس قدر رعب پڑا کہ وہ خوفزدہ ہو کر واپس چلے گئے اور مسلمانوں نے بھی ان کا پیچھا نہیں کیا کیونکہ مقصد جنگ نہیں تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت مسطح اور ابن الیاس کو پچاس وسق غلہ عطا فرمایا۔ آپ کی وفات 56 برس کی عمر میں 34 ہجری میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت علی کے دور خلافت تک زندہ رہے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شامل ہوئے اور اسی سال 37 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت مسطح وہی شخص ہیں جن کے نان ونفقہ کا بندوبست حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے لیکن جب حضرت عائشہ پر تہمت لگائی گئی اور تہمت لگانے والوں میں مسطح بھی شامل ہو گئے تو حضرت ابوبکر نے اس وقت قسم کھائی کہ آئندہ ان کی کفالت نہیں کریں گے جس پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ یعنی تم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس پر حضرت ابوبکر نے دوبارہ ان کا نان ونفقہ جاری فرما دیا اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کی بریت نازل فرما دی تو پھر بہتان لگانے والوں کو سزا بھی دی گئی۔ بعض روایات کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ پر الزام لگانے والے جن اصحاب کو کوڑے لگوائے تھے ان میں حضرت مسطح بھی شامل تھے۔

بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہ واقعہ افک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک حملے کے وقت جو آپ نے کیا، بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرا قرعہ نکلا اور میں آپ کے ساتھ گئی۔ اس وقت حجاب کا حکم اتر چکا تھا۔ میں ہودج میں بٹھائی جاتی اور ہودج سمیت اتاری جاتی۔ ہم اسی طرح سفر میں رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس حملے سے فارغ ہوئے اور واپس آئے اور ہم مدینہ کے قریب ہی تھے کہ ایک رات آپ نے کوچ کا حکم دیا۔ جب لوگوں نے کوچ کرنے کا اعلان کیا تو میں ایک طرف رفع حاجت کیلئے چل پڑی جب واپس اپنی ہودج کی طرف آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ظفار کے کالے نگینوں کا ہار میرا گر گیا ہے۔ مَیں واپس لوٹی اپنا ہار ڈھونڈ ھنے کے لئے اور اس کی تلاش میں مجھے کچھ وقت لگ گیا۔ اتنے میں وہ لوگ جو میرے اونٹ کو تیار کرتے تھے آئے اور انہوں نے میرا ہودج اٹھا لیا اور وہ ہودج میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی وہ خالی تھا اور وہ سمجھے کہ میں اسی میں ہوں کیونکہ میں ہلکی پھلکی تھی انہوں نے اونٹ کو بھی اٹھا کر چلا دیا اور خود بھی چل پڑے جب سارا لشکر گزر چکا اس کے بعد میں نے اپنا ہار بھی ڈھونڈ لیا۔ میں ڈیرے پر واپس آئی وہاں کوئی بھی نہیں تھا پھر میں اپنے اس ڈیرے کی طرف گئی جس میں میں تھی یعنی وہ جگہ اور میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو یہیں واپس لوٹ آئیں گے کہتی ہیں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اسی اثناء میں میری آنکھ لگ گئی میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی فوج کے پیچھے رہا کرتے تھے تاکہ دیکھ لیں کہ کوئی پیچھے چیز تو نہیں رہ گئی۔ کہتی ہیں وہ صبح میرے ڈیرے پر آئے اور انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا وجود دیکھا اور انا للہ پڑھا۔ ان کے انا للہ پڑھنے پر میں جاگ اٹھی۔ وہ اپنی اونٹنی قریب لے آئے، اونٹنی بٹھائی میں اس پر سوار ہو گئی اور وہ اونٹنی کی نکیل پکڑ کر چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم فوج میں اس وقت پہنچے جب لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لئے ڈیروں میں تھے پھر جس کو ہلاک ہونا تھا ہلاک ہو گیا۔ یعنی اس بات پر بعض لوگوں نے الزام لگانے شروع کر دیئے۔ اس تہمت کا بانی عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ ہم مدینہ پہنچے۔ میں وہاں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا لوگ چرچا کرتے رہے اور میری اس بیماری کے اثناء میں جو بات مجھے شک میں ڈالتی تھی وہ یہ تھی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مہربانی نہیں دیکھتی تھی جو میں آپ سے اپنی بیماری میں دیکھا کرتی تھی۔ آپ صرف اندر آتے اور السلام علیکم کہتے اور کسی کے ذریعہ پوچھتے کہ اب وہ کیسی ہے۔ مجھے اس تہمت کا کچھ بھی علم نہ تھا۔ ایک رات میں اور ام مسطح بنت ابی رحم دونوں جا رہی تھیں کہ اتنے میں وہ اپنی اوڑھنی سے اٹکی اور ٹھوکر کھائی تب بولی کہ مسطح بدنصیب ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا بری بات کی ہے تم نے۔ کیا تو ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہے جو جنگ بدر میں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ اری بھولی بھالی لڑکی کیا تم نے نہیں سنا جو لوگوں نے افترا کیا ہے۔

تب اس نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات سنائی کہ یہ الزام تمہارے پر لگایا گیا ہے۔ بیماری سے میں ابھی اٹھی تھی نقاہت تو تھی یہ بات سن کے میری بیماری بڑھ گئی جب اپنے گھر لوٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے آپ نے السلام علیکم کہا اور آپ نے پوچھا اب تم کیسی ہو۔ میں نے کہا مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ میری ماں نے کہا کہ بیٹی اس بات سے اپنی جان کو جنجال میں نہ ڈالو۔ اللہ کی قسم کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کسی شخص کے پاس کوئی خوبصورت بیوی ہو جس سے وہ محبت بھی رکھے اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر اس کے برخلاف لوگ باتیں نہ کریں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے وہ رات اس طرح کاٹی کہ صبح تک میرے آنسو نہیں تھمے۔ ساری رات مجھے نیند نہیں آئی اور میں روتی رہی۔ جب صبح اٹھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا تا ان دونوں سے اپنی بیوی کے بارے میں مشورہ کریں۔ اسامہ نے کہا کہ یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بیوی ہیں اور ہم اللہ کی قسم اُن میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں جانتے ہم نے تو کوئی عیب اُن میں نہیں دیکھا۔ لیکن علی بن ابی طالب نے کہا کہ یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں رکھی۔ اس کے سوا اور عورتیں بھی بہت ہیں۔ پھر حضرت علی نے یہ بھی کہا کہ عائشہ کی خادمہ سے پوچھیں کہ کیسی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرۃ کو بلایا۔ آپ نے کہا بریرۃ کیا تم نے اس میں یعنی حضرت عائشہ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تمہیں شبہ میں ڈالے۔ بریرۃ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ میں کوئی عیب کی بات نہیں دیکھی۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ایسے شخص کو کون سنبھالے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے دکھ دیا ہے میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اپنی بیوی میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات مجھے معلوم نہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ۔ بخدا میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا جس نے یہ الزام لگایا ہے اگر وہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اگر وہ ہمارے بھائیوں خزرج سے ہوا تو جو بھی آپ ہمیں حکم دیں گے ہم آپ کا حکم بجا لائیں گے۔ اس پر خزرج قبیلہ کے سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا۔ تم نے غلط کہا اللہ کی قسم تم اسے نہیں مارو گے اور نہ ایسا کر سکو گے۔ اس پر دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور آپس میں لڑائی شروع ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ٹھنڈا کیا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں سارا دن روتی رہی نہ میرے آنسو تھمتے اور نہ مجھے نیند آتی۔ میرے ماں باپ میرے پاس آ گئے۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر آئے اور بیٹھ گئے۔ جس دن سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ منتظر رہے مگر میرے متعلق آپ کو کوئی وحی نہ ہوئی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ نے تشہد پڑھا اور فرمایا کہ عائشہ مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ سو اگر تم برَی ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہیں برَی فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی کمزوری ہوگئی ہے تو اللہ سے مغفرت مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بات ختم کر لی تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ سے کیا کہوں کیا بات کروں پھر میں نے اپنی ماں سے کہا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ اگر میں آپ سے کہوں کہ میں برَی ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں فی الواقعہ برَی ہوں تو آپ مجھے اس میں سچا نہیں سمجھیں گے اور

اگر میں آپ کے پاس کسی بات کا اقرار کرلوں حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ اس اقرار پر مجھے سچا سمجھ لیں گے۔ اللہ کی قسم میں اپنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مثال نہیں پاتی سوائے یوسف کے باپ کی۔ انہوں نے کہا تھا کہ صبر کرنا ہی اچھا ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہئے۔ اس کے بعد میں ایک طرف ہٹ کر اپنے بستر پر آ گئی اور میں امید کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری کرے گا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم! آپ ابھی بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے کہ اتنے میں آپ پر وحی نازل ہوئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی حالت جاتی رہی تو آپ مسکرا رہے تھے اور پہلی بات جو آپ نے فرمائی یہ تھی کہ عائشہ اللہ کا شکر بجالاؤ کیونکہ اللہ نے تمہاری بریت کر دی ہے۔ کہتی ہیں اس پر میری ماں نے مجھ سے کہا اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! ہرگز نہیں میں انکے پاس اٹھ کر نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی تھی کہ وہ لوگ جنہوں نے بہتان باندھا ہے وہ تمہی میں سے ایک جتھا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ خاتم النبیین میں یہ واقعہ بیان فرمایا ہے اس میں زائد بات جو انہوں نے اس میں لکھی ہے وہ یہ ہے کہ بخاری میں یہ تھا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہاتھ پہ پاؤں رکھ کے اونٹ پر چڑھی یہاں یہ ہے کہ انہوں نے اونٹ کے آگے کے گھٹنوں پر پاؤں رکھ دیا تاکہ اونٹ ایک دم نہ اٹھ جائے اور حضرت عائشہ اونٹ پر سوار ہوگئیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جو اس واقعہ میں زائد باتیں بیان کی ہیں وہ بیان کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے خلاف یہ شور اتنا بڑھا کہ بعض صحابہ بھی نادانی سے ان کے ساتھ مل گئے جن میں سے ایک حسان بن ثابت ہیں اور دوسرے مسطح بن اثاثہ اسی طرح ایک صحابیہ حمنہ بن جحش بھی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس حادثے سے صدمہ سخت ہوا تھا اور وہ اس صدمہ سے بیمار ہوگئیں اور جب آپ کو ان منافقین کی باتوں کا علم ہوا تو آپ کی بیماری زور پکڑ گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک خطبہ میں یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ حضرت عائشہ پر الزام لگانے کی وجہ سے تین اشخاص کو کوڑے لگے تھے جن میں سے ایک حسان بن ثابت تھے۔ ایک مسطح جو حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی تھا اور ایک عورت تھیں ان تینوں کو سزا ہوئی اور سنن ابی داؤد میں بھی اس سزا کا ذکر ہے بہرحال بعض کے نزدیک یہ سزا ہوئی بعض کے نزدیک نہیں ہوئی لیکن ان صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا بدری صحابہ تھے ان کا ایک بڑا مقام تھا اللہ تعالیٰ نے انجام ان کا بخیر کیا اور اس مقام کو قائم رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 14 th - December - 2018

**BOOK POST (PRINTED MATTER)**

To ..........................................................................

..........................................................................

..........................................................................

..........................................................................

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB